باب چہارم

اَخلاق وآداب

1- شکر وقناعت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں اخلاقِ حسنہ، شکر وقناعت کے معنی ومفہوم کو جان سکیں۔
- ☆ شکر وقناعت کی اہمیت اور فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ روزمرہ کے معاملات میں شکر وقناعت اختیار نہ کرنے کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے شکر وقناعت کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں شکر وقناعت کے معاشرتی فوائد وثمرات سے استفادہ کر سکیں۔
- ☆ شکر وقناعت کی مثالوں سے سبق حاصل کر سکیں۔
- ☆ عملی زندگی کے معاملات میں شکر وقناعت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- ☆ شکر وقناعت کو اپنا کر ایک مثالی مسلمان بن کر معاشرے کی خدمت کر سکیں۔

سوال 1: قرآن وسنت کی روشنی میں شکر وقناعت کی اہمیت تحریر کریں۔

جواب: شکر وقناعت کا مفہوم

شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔ قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے بعد جو مل جائے، اس پر راضی رہے۔

شکر وقناعت اہمیت

دنیا کا دستور ہے کہ کوئی آدمی اپنے محسن کا شکریہ ادا کرے تو محسن مزید انعامات کرنے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر اعمال کی قدردانی کرنے والا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کا جتنا زیادہ شکر ادا کرے، اللہ تعالیٰ اسے اتنا ہی زیادہ عطا کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم:7) **ترجمہ:** اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

شکر اور قناعت دو ایسے عظیم اوصاف ہیں، جن سے متصف ہو کر انسان اپنے پروردگار کے قریب ہو سکتا ہے اور خوشی سے زندگی گزار سکتا ہے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔
(سنن ابی داود:4814)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم:1054)

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی:2486)

اگر انسان شکر اور قناعت نہ کرے تو ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

اسوۂ رسول خاتم النبیین ﷺ

آپ خاتم النبیین ﷺ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو یہ کلمات شکر زبان مبارک سے ادا ہوتے:

''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں آراستگی حاصل کرتا ہوں۔''

آپ خاتم النبیین ﷺ سو کر اٹھتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا یوں فرماتے:

''اس ذات پاک کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد حیات نو بخشی۔''

آپ خاتم النبیین ﷺ کی زبان ہر وقت حمد و تسبیح میں مصروف رہتی تھی۔ راتوں کو اٹھ کر اتنی دیر تک عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک سوج جاتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے پھر آپ (خاتم النبیین ﷺ) اتنی محنت و مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے جواب میں فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

سوال 2: عملی زندگی میں شکر و قناعت کی اہمیت اور اس کے معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: عملی زندگی میں شکر و قناعت کی اہمیت

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ انسان کو ملنے والی ہر نعمت صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ دنیا کی نعمتوں پر غور و فکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا، اس نے ہمیں زندہ رہنے کے لیے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، جیسے ہوا، پانی، روشنی اور غذا وغیرہ۔ جس طرح بندے پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات کے بدلے میں اس کا شکر ادا کرے، اسی طرح اس پر یہ بھی واجب ہے کہ انسانوں میں جو شخص اس کے ساتھ احسان کرے اس کا بھی شکریہ ادا کرے۔ بندے کا شکر ادا کرنا یہی نہیں ہے کہ صرف زبان سے اس کے احسانات کا اقرار کرے بلکہ ان کے بدلے میں اس کے ساتھ بھی نیکی اور خیر خواہی کرے۔

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے خود آپس میں ایک انسان کی دوسرے انسان کے ساتھ شکر گزاری کے جذبہ کو اللہ تعالیٰ کے احسانات کی شکر گزاری کا معیار قرار دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکر ادا کریں، کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ (جامع ترمذی:1955)

انسانوں کے شکر کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہنا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی:2035)

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تاکہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں۔

شکر و قناعت کے معاشرتی فوائد

1- سکونِ قلب

شکر و قناعت سے ہی عبادت میں سکون ملتا ہے، ورنہ انسان لامحدود اور پُرتعیش سامانِ زندگی کے پیچھے دوڑ دوڑ کر خود کو تھکا دیتا۔

2- عاجزی و انکساری

شکر ادا کرنے سے دل میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے۔ متکبر آدمی دوسرے کا احسان ماننے کو کسرِ شان سمجھتا ہے۔ شکر میں چونکہ اپنے محسن کی فضیلت اور عظمت کو تسلیم کرتا ہے تو اس سے اس کا تکبر ٹوٹتا ہے اور اس کی طبیعت میں تواضع و انکساری پیدا ہوتی ہے۔

3- باہمی الفت و محبت

باہمی شکر گزاری سے معاشرے میں الفت و محبت کی فضا قائم ہوتی ہے اور نفرت، کدورت، دشمنی، حسد اور کینہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ خصوصاً جب دولت مند لوگ ضرورت مندوں کی مدد کریں گے تو محتاجوں اور مسکینوں کے دل میں شکر گزاری کے جذبات پیدا ہوں گے۔ نتیجتاً ان کے درمیان الفت و محبت پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے جہاں اس کا فضل و کرم شاملِ حال ہوتا ہے تو بندوں کا شکر ادا کرنے سے الفت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

4- دنیوی ترقی

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں اور صلاحیتوں کو اس کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا بھی شکر ہے۔ جب کوئی فرد یا قوم اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرتی ہے تو کائنات کی ایک ایک چیز اس کا ساتھ دیتی ہے، جس کے نتیجے میں اسے ہر منزل پر ترقی ملتی ہے۔ جو بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں نعمتوں میں اضافہ کرتا ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **شکر کا لغوی معنی ہے:**

(الف) احسان ماننا (ب) خرچ کرنا (ج) تلاش کرنا (د) طلب کرنا

(ii) **قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو جو رزق ملے:**

(الف) اس پر راضی رہے (ب) اس کو کم سمجھے

(ج) اس میں کثرت سے خرچ کرے (د) اس میں کنجوسی کرے

(iii) **اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے کہنا چاہیے:**

(الف) اَللّٰهُ اَكْبَرُ (ب) سُبْحَانَ اللّٰهِ (ج) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (د) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(iv) **کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:**

(الف) روزے دار کے (ب) مجاہد کے (ج) مسافر کے (د) سخی کے

(v) بھلائی کرنے والے شخص کو جواب میں کہنا چاہیے:

(الف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (ب) جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا (ج) يَرْحَمُكَ الله (د) اَللهُ اَكْبَرُ

جوابات: (i) احسان ماننا (ii) اس پر راضی رہے (iii) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(iv) روزے دار کے (v) جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) شکر وقناعت کا معنی و مفہوم لکھیں۔

جواب: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

(ii) قناعت و شکر اختیار نہ کرنے کے نقصانات لکھیں۔

جواب: اگر انسان قناعت و شکر ادا نہ کرے تو ہمہ وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشاں رہتا ہے جو اس کا دلی اطمینان چھین لیتا ہے اور روز بروز اس کی صحت خرابی کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اور راحت و سکون اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔

(iii) حدیث مبارکہ کے مطابق نعمت کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ ایک دوسرے مقام پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شکر گزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ شکر گزاری کا عملی پیکر تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں اور طریقوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

(v) لوگوں کا شکر ادا کرنے کی اہمیت پر ایک حدیث مبارک لکھیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔''

سوال 3: تفصیلی جواب دیں۔

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں شکر وقناعت کی اہمیت اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 1 (شکر وقناعت کی اہمیت)، سوال نمبر 2 (شکر وقناعت کے معاشرتی فوائد)

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سیرت سے شکر وقناعت کے واقعات پر گفتگو کریں۔

جواب: عملی کام۔

☆ شکر وقناعت پر تحقیقی مضمون تحریر کریں۔

جواب: شکر وقناعت کا مفہوم: شکر کا لغوی معنی احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنی قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔

قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے بعد جو مل جائے، اس پر راضی رہے۔

قرآن مجید میں قریباً اسی (80) مرتبہ شکر کا تذکرہ کیا گیا ہے اور انسان کو شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی سے شکر کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد فرمایا:

كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (الزمر:66) ترجمہ: شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔

قرآن کریم میں جہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہیں پر شکر کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے، فرمایا گیا:

وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (النحل:114)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

انسان کی فطرت ہے کہ جو اس پر احسان کرتا ہے، اس کے دل میں شوق اور جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنے محسن کا شکریہ ادا کرے۔ وہ جب تک اس کا شکریہ ادا نہ کرے اسے سکون نہیں آتا۔ اس کے لیے اکثر اوقات ہماری زبان سے غیر ارادی طور پر شکریے کے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس نے انسان پر ان گنت احسانات کیے ہیں وہ اس کا شکر کیوں ادا نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا دراصل انسان کا فطری تقاضا اور اس کا جوہرِ اصلی ہے جسے وہ اپنی نادانی اور ناسمجھی کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نعمتیں عطا کی ہیں اور اپنی لگاتار بخششوں سے اس کو نوازا ہے اس سے یہی مقصود ہے کہ وہ اپنے محسن کی قدر پہچانیں۔ اس کے مرتبہ کو جانیں، اس کے حق کو جانیں اور اس کی نعمت و بخشش کا شکر جان و مال سے ادا کریں۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسانات ہیں کہ انھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ احسانات کی حد یہ ہے کہ بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس سے دو شکر واجب ہو جاتے ہیں ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم میں داخل ہوئی ہے اور دوسرے اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوئی۔ بالفرض اگر تھوڑی دیر کے لیے غلیظ ہوا جسم میں بند ہو جاتی تو انسان کا جینا محال ہو جاتا۔ قرآن مجید نے اسی مضمون کو یوں بیان کیا ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم:34) ترجمہ: اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکو گے۔

اللہ تعالیٰ کو شکر گزار بندے بہت پسند ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنے انعامات کا اضافہ کر دیتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:7) ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں مزید دوں گا۔

شکر گزاری انبیاء کرام علیہم السلام کی مشترکہ خصوصیت ہے۔ خود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور باقی تمام انبیاء و رسل اللہ کے شکر گزار بندے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیات مبارکہ شکر گزاری کا زندہ پیکر تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر وقت ذکر و شکر میں مشغول رہتے۔ راتوں کو اٹھ کر اس قدر طویل قیام فرماتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے یہ حالت دیکھ کر عرض کیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے پھر آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جواب دیا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کثرت سے دعاؤں کا اہتمام کرتے تھے۔ ان دعاؤں کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے۔ جو آدمی اپنی پوری زندگی شکر گزاری میں بسر کرے گا، اللہ کے ہاں سے بڑی نعمت یعنی جنت کا مستحق قرار پائے گا۔ ارشاد نبوی ہے:

''قیامت کے روز بلند آواز سے پکارا جائے گا۔ حمادون اٹھ کھڑے ہوں گے۔ ان کے لیے ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔ پس وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! وہ حمادون کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرنے والے۔

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے جو ایک مومن کی معراج ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

اِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ (الزمر:7) ترجمہ: اگر تم شکر کرو تو وہ تم سے راضی ہو جائے گا۔

شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ آخرت کی نعمتوں سے نوازے گا، جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے:

وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ (آلِ عمران:144) ترجمہ: اور شکر کرنے والوں کو ہم عنقریب بدلہ دیں گے۔

☆ **طلبہ اپنی روزمرہ زندگی سے ایک دوسرے کو شکر کے واقعات سنائیں۔**

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **طلبہ کو رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ حسنہ سے شکر و قناعت کے چند واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔**

جواب: آنحضور خاتم النبیین ﷺ کی حیات طیبہ شکر و قناعت کا زندہ پیکر تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہمہ وقت ذکر و شکر میں مشغول رہتے۔ راتوں کو اٹھ کر اتنی دیر عبادت میں مصروف رہتے کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور خاتم النبیین ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ آپ کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ حضور خاتم النبیین ﷺ نے جواب میں فرمایا:

اَفَلَا اَكُوۡنُ عَبۡدًا شَكُوۡرًا ترجمہ: کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

آنحضور خاتم النبیین ﷺ شکر خداوندی بجالانے کے لیے کثرت سے دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ مثلاً کھانے کی، نئے کپڑے پہننے کی، سونے کی، سو کر جاگنے کی، نئے پھل کھانے کی، مسجد میں جانے کی، طہارت خانے سے نکلنے کی وغیرہ وغیرہ۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا کیا جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ زبان کا یہ شکریہ دل کا ترجمان اور قلبی کیفیت کا بیان ہونا چاہیے۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 **قناعت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو رزق دیا ہے اس پر راضی ہو:**

(A) اس کا خاندان (B) اس کا جسم (C) اس کا نفس (D) اس کا ضمیر

-2 **فرمانِ الٰہی ہے: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمھیں عطا کروں گا:**

(A) اجر (B) نعمت (C) صبر (D) اور زیادہ

-3 **آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو:**

(A) مسلمان ہو گیا (B) امیر ہو گیا (C) بڑا بن گیا (D) صابر ہو گیا

-4 **قناعت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان چھوڑ دے:**

(A) نوکری (B) دنیاداری (C) اسباب کی تلاش (D) محنت

-5 **رب کے قرب کا ذریعہ بننے والے دو اوصاف ہیں:**

(A) ذکر اور شکر (B) شکر اور قناعت (C) قناعت اور توکل (D) ذکر اور فکر

-6 جب کسی کو کوئی چیز ملے تو اس کا شکریہ ادا ہوتا ہے:
(A) اسے دیکھ کر (B) اس کا تذکرہ کر کے (C) اسے بانٹ کر (D) اسے استعمال کر کے

-7 کسی نعمت کو چھپانا کہلاتا ہے:
(A) ناشکری (B) کنجوسی (C) کفر (D) جرم

-8 ہر وقت حصول دولت اور وسائل کے لیے کوشش کرنا انسان سے چھین لیتا ہے:
(A) صحت (B) ایمان (C) عزت نفس (D) دلی اطمینان

-9 آپ خاتم النبیین ﷺ شکر گزاری کے تھے:
(A) عملی پیکر (B) رہبر (C) طالب (D) داعی

-10 آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ فرماتے:
(A) الحمدللہ (B) اللہ اکبر (C) سبحان اللہ (D) جزاک اللہ

-11 انسان کو چاہیے کہ وہ ہر وقت دنیا میں غور و فکر کرتا رہے:
(A) اپنے آپ پر (B) نعمتوں پر (C) ماحول پر (D) کاروبار پر

-12 عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ ہے کہ انسان مال و دولت اور دیگر نعمتوں میں دیکھے:
(A) رشتہ داروں کو (B) دوستوں کو (C) اپنے سے برتر کو (D) اپنے سے کم تر کو

-13 انسان کو عبادت میں سکون ملتا ہے:
(A) صبر و ذکر سے (B) شکر و قناعت سے (C) قناعت و توکل سے (D) ذکر و فکر سے

-14 جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے شکر ادا نہیں کیا:
(A) اپنے نفس کا (B) والدین کا (C) اللہ کا (D) اپنے دوستوں کا

-15 جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا، یہ حدیث مبارکہ ہے:
(A) صحیح بخاری کی (B) صحیح مسلم کی (C) جامع ترمذی کی (D) سنن نسائی کی

جوابات:

(A) -10	(A) -9	(D) -8	(A) -7	(B) -6	(B) -5	(C) -4	(A) -3	(D) -2	(C) -1
					(C) -15	(C) -14	(B) -13	(D) -12	(B) -11

مختصر جوابی سوالات

-1 قناعت کی اصطلاحی تعریف کریں۔

جواب: اصطلاح میں قناعت سے مراد ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر اس کا نفس راضی ہو۔

-2 شکر کے متعلق قرآنی آیت یا ترجمہ لکھیں۔

جواب: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (سورہ ابراہیم:7) ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ دوں گا۔

-3 حدیث کے مطابق کامیاب و بامراد شخص کون ہے؟

جواب: حدیث کے مطابق وہ انسان کامیاب و بامراد ہے جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ نے جو اسے

دیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔

4- **شکر و قناعت کے دو فوائد تحریر کریں۔**

جواب: 1- شکر و قناعت سے انسان کو رب کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

2- شکر و قناعت سے زندگی اطمینان اور خوشی سے گزرتی ہے اور عبادت میں دل لگتا ہے۔

5- **حدیث میں نعمت کا تذکرہ کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟**

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی چیز (نعمت) ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔

6- **شکر کے اجر سے متعلق ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں۔**

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنے والا اجر و ثواب میں صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے۔

7- **آپ خاتم النبیین ﷺ کو جب کوئی نعمت میسر آتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ کیا کرتے؟**

جواب: جب آپ خاتم النبیین ﷺ کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ خاتم النبیین ﷺ فوراً الحمد للہ کہہ کر شکر ادا کرتے۔

8- **عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا کیا طریقہ ہے؟**

جواب: عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم درجے والے کو دیکھے تا کہ اس کو احساس ہو کہ مجھے میرے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔

9- **رب کے ساتھ ساتھ ہمیں اور کس کا شکریہ ادا کرنا ہے؟**

جواب: رب کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے محسن، والدین، خیر خواہ دوستوں اور رشتہ داروں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

10- **لوگوں کے شکریے کے متعلق حدیث تحریر کریں۔**

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کیا۔

11- **شکریے کا بہترین طریقہ تحریر کریں۔**

جواب: شکریے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان نیکی اور بھلائی کے جواب میں جزاک اللہ خیراً کہے۔

12- **دوسروں لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کا طریقہ حدیث کی رو سے تحریر کریں۔**

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کے جواب میں جزاک اللہ خیراً (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہہ دیا تو اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔

13- **ہم اپنے معاشرے کو امن و محبت کا گہوارا کیسے بنا سکتے ہیں؟**

جواب: اگر ہم معاشرے میں شکر و قناعت کے جذبات کو فروغ دیں اور ہر بندہ شکر کا عملی مظاہرہ کرے تو ہمارا یہ معاشرہ امن و محبت کا گہوارا بن سکتا ہے۔

14- **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔

taleemcity.com

2- امانت ودیانت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں امانت ودیانت کے معنی ومفہوم بیان کرسکیں۔
- ☆ امانت ودیانت کی اہمیت وفضیلت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ سیرت نبوی خاتم النبیین ﷺ سے امانت ودیانت کی مثالیں سمجھ سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں بددیانتی اور دھوکا دہی کے نقصانات سے آگاہ ہوسکیں۔
- ☆ امانت ودیانت کی مثالوں سے سبق حاصل کرسکیں۔
- ☆ روزمرہ کے معاملات میں امانت ودیانت کا مظاہرہ کرسکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں امانت ودیانت کے معاشرتی فوائد وثمرات سے استفادہ کرسکیں۔
- ☆ امانت ودیانت کو اپنا کر مثالی مسلمان بن کر معاشرے کی خدمت کرسکیں۔

سوال 3: قرآن وسنت کی روشنی میں امانت ودیانت کی اہمیت اور اقسام (صورتیں) تحریر کریں۔

جواب: امانت ودیانت کا مفہوم

امانت ودیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت ودیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت ودیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالق کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں داخل ہیں۔

امانت کی اہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (سورۃ النساء: 58)

ترجمہ: بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ ۔ (مسند احمد: 58) **ترجمہ:** اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔

امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان ومال اور عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ ومنصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علما، دینِ حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اغنیا اپنے اموال میں سے غربا ومساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت ودیانت کی صورتیں ہیں۔

امانت ودیانت کی مختلف صورتیں

اسلام میں ہر شخص کو اس کے دائرہ کار میں امانتیں سونپی گئی ہیں۔ سب سے ان کی امانتوں سے متعلق پوچھا جائے گا۔ امانت و

taleemcity.com

دیانت کی مختلف صورتیں درج ذیل ہیں:

-1 ہمیں اگر کسی کا راز معلوم ہے تو اس کو پوشیدہ رکھیں اور کسی پر ظاہر نہ کریں۔

-2 اگر کوئی کسی بھی معاملے، مسئلے کے حل کے لیے مشورہ کرے تو اسے ہمدردی سے بہتر مشورہ دیں۔

-3 اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے: "امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔" (جامع ترمذی: 1264)

-4 انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا حرام ہے۔

-5 مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہل مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں، رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے، پھر وہ چلا جائے، تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے، کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے، اگر بیان کر دے تو خیانت ہوگی۔" (جامع ترمذی: 1909)

-6 اگر ہم پر کسی کا کوئی حق ہے تو اسے خوشی خوشی ادا کریں۔

-7 دیانت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ امانتیں ان افراد کے سپرد کی جائیں جو اس کی اہلیت رکھتے ہوں بغیر سوچے سمجھے غیر معتبر لوگوں کو امانتیں سپرد کر دینا بھی دیانت داری کے منافی ہے۔

سوال 4: سیرت طیبہ (خاتم النبیین ﷺ) سے امانت و دیانت کی چند مثالیں دیں نیز امانت و دیانت کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: امانت و دیانت کے بارے میں اُسوہ رسول خاتم النبیین ﷺ

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ امانت داری کا پیکر تھے، اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ ہجرت مدینہ کی رات تک اہل مکہ کی امانتیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس تھیں جو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت کی کہ لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کر کے آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کرنی ہے۔

ایک مرتبہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکہ مکرمہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔ (صحیح بخاری: 2681)

امانت و دیانت کے فوائد

-1 اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملے کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا۔

-2 لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

-3 دیانت دار لوگوں کی نگاہوں میں معزز بن جاتا ہے۔

-4 دیانت داری سے صحت مند کاروباری ماحول پیدا ہوتا ہے۔

-5 دیانت داری معاشرتی زندگی میں بھی محبت و قربت کا ذریعہ بنتی ہے۔

-6 اگر عوام اور حکمران دونوں اس کا لحاظ رکھیں تو ایک مستحکم معاشرہ معرض وجود میں آتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امانت و دیانت کو اپنائیں، تاکہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی اور فلاحی معاشرہ بن سکے اور ہم دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) امانت و دیانت کا تعلق ہے:

(الف) مالی معاملات سے (ب) ملازمت سے (ج) تجارت سے (د) زندگی کے ہر شعبے سے

(ii) ہجرت مدینہ کے وقت نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس امانتیں موجود تھیں:

(الف) کفار مکہ کی (ب) اہل مدینہ کی (ج) یہود کی (د) اہلِ طائف کی

(iii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حکم سے کفار مکہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:

(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے

(iv) کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

(الف) امانت داری (ب) صلہ رحمی (ج) کفایت شعاری (د) عفو و درگزر

(v) حدیث مبارک کے مطابق مجلس میں کی گئی بات ہے:

(الف) امانت (ب) فیصلہ کن بات (ج) آخری بات (د) نہ بھولنے والی بات

جوابات: (i) زندگی کے ہر شعبے سے (ii) کفار مکہ کی (iii) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

(iv) امانت داری (v) امانت

These Notes are available on taleemcity.com

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) امانت داری سے کیا مراد ہے؟

جواب: امانت داری سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔

(ii) قرآن مجید کی آیت کریمہ کی روشنی میں امانت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا ۔ (سورۃ النساء:58)

ترجمہ: بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔

اس آیت کی رو سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی امانت میں شامل ہے۔

(iii) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ہرقل کے دربار میں کیا جواب دیا؟

جواب: ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ابوسفیان (جو ابھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے) سے سوال کیا کہ مکہ مکرمہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔

(iv) بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: 1- بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں۔

2- انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

(v) امانتوں کی ادائی کے سلسلہ میں افراد معاشرہ کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب: امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی جان و مال اور عزت کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور عہدہ و منصب، اہل لوگوں کے سپرد کریں، علما، دینِ حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اور اغنیا اپنے اموال میں سے غربا و مساکین کی معاونت کا فریضہ ادا کریں، لوگ دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) قرآن و سنت کی روشنی میں امانت کی اہمیت اور اقسام بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 3

(ii) سیرت طیبہ سے امانت کی کوئی ایک مثال بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 4

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **اساتذہ کرام کی مدد سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے امانت و دیانت کے واقعات پر گفتگو کریں۔**

جواب: امانت و دیانت کے واقعات:

ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زندگی مبارک امانت کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو صادق و امین کہا جاتا تھا۔ اعلان نبوت کے بعد کفار مکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے، اس کے باوجود ہجرت نبوی کے موقع پر قریش مکہ کی بہت سی امانتیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس موجود تھیں اس لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سلا دیا اور فرمایا کہ صبح سب کی امانتیں لوٹا کر مدینے آ جانا۔

اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا سب سے بڑی امانت تھی جس کی ادائیگی میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بے شمار مشکلات برداشت کیں اور مصائب کا سامنا کیا مگر اس امانت کی انجام دہی میں کسی قسم کی کوئی جھول نہ آنے دی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود بھی امانت و دیانت کے علم بردار تھے اور اپنے اصحاب کو بھی امانت و دیانت کی پاس داری کی تلقین فرمائی۔

taleemcity.com

برائے اساتذہ کرام

☆ امانت کے انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں پر جماعتی مذاکرہ کروائیں۔

جواب: امانت کے انفرادی پہلو

1- عبادت میں امانت یہ ہے کہ انسان دین کے تمام فرائض کو خلوص کے ساتھ ادا کرے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی پابندی کرے۔

2- انسان کے پاس اعضاء اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں ان کی حفاظت کریں، اپنے اعضا کو ان کاموں میں استعمال نہ کریں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

3- رقومات اور چیزوں کو ان کے مالکوں اور حق داروں تک پہنچائیں۔

4- ہر شخص خواہ وہ کوئی بھی کام کرتا ہے اپنے کام کو بحسن و خوبی اور امانت سمجھ کر انجام دے۔

5- بات چیت اور کلام میں امانت یہ ہے کہ مسلمان اچھی بات کرے، ہمیشہ سچ بولے اور جھوٹ سے اجتناب کرے۔

6- راز کی حفاظت کرنا بھی امانت ہے۔

امانت کے اجتماعی پہلو

1- اجتماعی سطح پر امانت یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی امانت دین اسلام ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ فروغ و اشاعت اسلام اور دعوت و تبلیغ دین کے لیے کوشاں رہیں، دین اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں اور نا صرف اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں بلکہ ضرورت پڑنے پر کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں۔

2- امانت کا ایک اجتماعی پہلو یہ ہے کہ جو لوگ حکمران، افسران، میڈیا کے احباب، اساتذہ اور خطبا ہیں وہ اپنے اپنے ماتحت افراد میں اتفاق و اتحاد اور اجتماعیت و قومیت کو فروغ دیں نہ کہ لسانی، نسلی اور صوبائی تعصب اور فرقہ واریت کا پرچار کریں۔

3- کاروباری معاملات میں امانت کا خیال رکھیں کیوں کہ مومن کی یہ پہچان ہے کہ: ''وہ نہ دھوکا دیتا ہے نہ دھوکا کھاتا ہے''۔

4- بحیثیت قوم امانت یہ ہے کہ ملکی و قومی اشیاء خواہ قومی املاک ہوں، شاہراہیں ہوں، قومی ذخائر، بجلی، گیس، پانی ہوں، انھیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں اور ضائع نہ کریں۔

5- امانت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ رائے و مشورہ امانت سمجھ کر دیں خواہ وہ خاندانی معاملات میں ہو، کسی شعبے کا انتخاب ہو یا ووٹ جیسی عظیم ذمہ داری ہو کیوں کہ آپ کے اچھے اور صحیح مشورے سے دوسروں کی زندگی سنور بھی سکتی ہے اور غلط مشورے و فیصلے سے زندگی مشکلات سے دوچار بھی ہو سکتی ہے۔

☆ طلبہ کے گروپ بنائیں ہر گروپ امانت پر مشتمل چند ذاتی مثالیں اپنے ہم جماعت دوستوں کے سامنے پیش کرے۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- کسی بھی شے اور کام کو درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا کہلاتا ہے:

(A) امانت (B) صداقت (C) شرافت (D) امامت

For free notes, test papers, guess papers and other study related material visit taleemcity.com

-2 اسلام میں امانت کا تصور ہے:

(A) محدود (B) عام (C) نہایت وسیع (D) مخصوص

-3 خالق کائنات کا انسانوں سے کیا گیا عہد ہے:

(A) سب سے بڑی نعمت (B) سب سے بڑی امانت

(C) سب سے بڑا امتحان (D) سب سے بڑی ہدایت

-4 حقوق اللہ اور حقوق العباد کی درست ادائیگی بھی ہے:

(A) صداقت (B) امانت (C) شرافت (D) امامت

-5 بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں سپرد کرو:

(A) حق داروں کے (B) مسلمانوں کے (C) علماء کے (D) حکمرانوں کے

-6 امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمران سے شروع ہو کر آتا ہے:

(A) افسر تک (B) ملازم تک (C) خادم تک (D) علماء تک

-7 حکمرانوں پر فرض ہے کہ وہ عہدہ منصب سپرد کریں:

(A) علماء کے (B) اساتذہ کے (C) عوام کے (D) اہل لوگوں کے

-8 علماء کا دین حق کو لوگوں تک پہنچانا بھی ہے:

(A) امانت (B) سیاست (C) صداقت (D) امامت

-9 امانت کا تقاضا ہے کہ جس کی امانت ہے اسے ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے:

(A) اسے معاف کر دیا جائے (B) اسے سزا دی جائے

(C) اس سے بھی خیانت کی جائے (D) اس سے بھی خیانت نہ کی جائے

-10 کافر اور مشرک آپ خاتم النبیین ﷺ کو پکارتے تھے:

(A) صادق و امین کہہ کر (B) عادل و محسن کہہ کر (C) سخی و فیاض کہہ کر (D) بہادر و شجاع کہہ کر

-11 ایک مرتبہ ہرقل نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کے بارے میں سوال کیا:

(A) ابوجہل سے (B) ابولہب سے (C) ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے (D) ابوہریرہ سے

-12 ابوسفیان سے آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کے بارے میں سوال کیا:

(A) نجاشی نے (B) ہرمز نے (C) پرویز نے (D) ہرقل نے

-13 ہرقل اور ابوسفیان کی گفتگو نقل ہوئی ہے:

(A) جامع ترمذی میں (B) صحیح بخاری میں (C) صحیح مسلم میں (D) ابن ماجہ میں

-14 انسان کی زندگی ایک بہت بڑی:

(A) مشقت ہے۔ (B) اذیت ہے۔ (C) نعمت ہے۔ (D) معرفت ہے۔

taleemcity.com

-15 انسان کا جان بوجھ کر اپنے جسم کو نقصان پہنچانا ہے:

(A) کفر (B) گناہ (C) حرام (D) جرم

-16 کسی کے راز کو افشانہ کرنا بھی ہے:

(A) نیکی (B) امانت (C) صداقت (D) شرافت

-17 مشورہ بھی ہوتا ہے:

(A) نیکی (B) ضروری (C) امانت (D) بلاوجہ

-18 مجلس میں جو بات کہی جائے وہ امانت ہے:

(A) دوستوں کی (B) گھر کی (C) علاقے کی (D) مجلس کی

-19 مجلس میں کی گئی بات کو بلا اجازت آگے بیان کرنا ہے:

(A) امانت (B) خیانت (C) نیکی (D) گناہ

-20 امانت و دیانت سے معاملات کرنے پر معاشرہ رہے گا:

(A) ترقی یافتہ (B) خوش حال (C) خوب صورت (D) پرسکون

جوابات:

(A) -10	(D) -9	(A) -8	(D) -7	(C) -6	(A) -5	(B) -4	(B) -3	(C) -2	(A) -1
(D) -20	(B) -19	(D) -18	(C) -17	(B) -16	(C) -15	(C) -14	(B) -13	(D) -12	(C) -11

مختصر جوابی سوالات

-1 انسان کے لیے سب سے بڑی امانت کون سی ہے؟

جواب: انسان کے لیے سب سے بڑی امانت، خالق کائنات سے وہ عہد ہے جس کی پاسداری کے لیے اسے دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔

-2 حقوق کی اقسام تحریر کریں۔

جواب: حقوق کی دو بڑی اقسام ہیں:

-1 حقوق اللہ -2 حقوق العباد

-3 امانت کی اہمیت پر قرآنی آیت تحریر کریں۔

These Notes are available on taleemcity.com

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا (سورہ النساء:58)

ترجمہ: بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔

-4 امانت کی اہمیت پر ایک حدیث مبارکہ تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے:

لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهٗ ۔ ترجمہ: اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔

taleemcity.com

-5 حکمرانِ وقت کے فرائض تحریر کریں۔

جواب: حکمران پر لازم ہے کہ وہ رعایا کی جان، مال اور عزت کی حفاظت کرے، عدل قائم کرے اور عہدہ و منصب اہل لوگوں کے سپرد کرے۔

-6 حدیث کے مطابق امانت کا کیا تقاضا ہے؟

جواب: حدیث کے مطابق امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔

-7 آپ خاتم النبیین ﷺ کی امانت داری کے بارے میں دو سطریں تحریر کریں۔

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ امانت داری کا عملی پیکر تھے اس لیے کافر اور مشرک بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے اور ہجرت تک کافروں کی امانتیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس موجود تھیں۔

-8 روم کے بادشاہ ہرقل نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) سے کیا سوال کیا اور انھوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: روم کے بادشاہ ہرقل نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ مکہ مکرمہ میں جو شخص نبوت کے دعوے دار ہیں وہ تمھیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو ابوسفیان نے گواہی دی کہ وہ نماز، سچائی، پاک دامنی، ایفائے عہد اور امانت و دیانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا کہ یہ باتیں نبی ہی کی صفات ہو سکتی ہیں۔

-9 مجلس میں ہونے والی بات کے متعلق رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے تو وہ بات سننے والے کے نزدیک امانت ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ کسی کے سامنے وہ بات اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر بیان نہ کرے۔ اگر بیان کر دے تو خیانت ہو گی۔

-10 امانت و دیانت کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملے کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا اور لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی۔

-11 بددیانتی اور دھوکا دہی کے نقصانات تحریر کریں۔

جواب: بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد فوت ہو جاتے ہیں اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

-12 اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔

-13 لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت پوری نہیں کرتا۔

taleemcity.com

بُری عادات سے اجتناب

1- تکبر

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ
- ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں تکبر کا مفہوم جان سکیں۔
- ☆ تکبر کی مذمت اور وعید کو جان سکیں۔
- ☆ اسوہ رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ سے تکبر کے بارے میں تعلیمات جان سکیں۔
- ☆ تکبر سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لے کر عملی زندگی میں تکبر سے محفوظ رہ سکیں۔
- ☆ تکبر کی وجہ سے ابلیس کے مردود ہو جانے کے قرآنی واقعات سے سبق سیکھ سکیں۔

سوال5: تکبر سے کیا مراد ہے؟ تکبر کی مذمت تحریر کرتے ہوئے اس کی مختلف صورتیں تحریر کریں۔

جواب: تکبر کا مفہوم

انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

تکبر کی مذمت از روئے قرآن

تکبر کی بنیاد شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر کے رکھی اور قیامت تک ملعون قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس نے انکار کیا اور اس کے انکار کی وجہ یہی تکبر تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○
(سورۃ البقرۃ:34)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

وہ دن اور آج کا دن غرور کا سر نیچا ہوتا چلا آیا ہے اور فرمان خداوندی کے مطابق آخرت میں بھی متکبر انسانوں کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔

اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○ (سورۃ الزمر:60) ترجمہ: کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

تکبر کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ○ (سورۃ النحل:23) ترجمہ: بے شک وہ ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو تکبر کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ (سورۃ لقمان:18)

ترجمہ: بے شک اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہو گا، وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (صحیح مسلم:91)

تکبر کی مختلف صورتیں

تکبر کی اہم صورتیں تین ہیں:

taleemcity.com

1- **شرک:** اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔

2- **انبیاء ﷺ کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا:** تکبر کی دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام ورسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت وپیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہل مکہ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ ان کا موقف تھا کہ نبوت کسی بڑے شہر میں کسی بڑے مال دار آدمی کا حق تھا۔ اس اعتراض کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے:

''اور وہ کہنے لگے یہ قرآن کیوں نہیں نازل ہوا (مکہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟ (سُوْرَۃُ الزُّخرف:31)

3- **انسانوں کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھنا:** تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے انسان کے اندر تکبر بعض اوقات کثرت علم سے پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات عبادت وریاضت، مال و دولت کی کثرت، حسب اور نسب پر فخر، عہدہ ومنصب، کامیابی وکامرانی کے حصول، حسن و جمال اور طاقت وقوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ تکبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔

(سُوْرَۃُ القصص:83)

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

دیگر صورتیں

1- حق بات کا انکار کرنا
2- دوسروں کو حقیر جاننا
3- زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا
4- کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا
5- اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا

سوال 6: تکبر کے نقصانات اور اس کا علاج تحریر کریں۔

جواب: تکبر کے نقصانات

1- انسان جب تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اپنی جھوٹی انا کے تحفظ کے لیے برے اخلاق کا سہارا لیتا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے جو اس کی خود ساختہ عزت کو بچا سکے۔

2- تکبر کی وجہ سے انسان جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ انسانی معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس طرح متکبر شخص کو اطمینان قلب جیسی عظیم کیفیت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

3- متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے نفرت کرتا ہے، مریضوں اور بیماروں سے دور بھاگتا ہے، ایسا آدمی گھر کے کام کاج میں بھی حصہ نہیں لیتا۔

4- متکبر انسان دوسروں کو حقیر سمجھ کر ان پر ظلم وزیادتی کرتا ہے اور گناہوں پر بے باک ہو جاتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے گناہوں کی سزا کون دے سکتا ہے اس لیے وہ مروت، اخوت، ایثار، اور اس قسم کی دوسری بہت سی بھلائیوں سے محروم رہتا ہے۔

5- تکبر قبول حق کی راہ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے جس کے نتیجے میں متکبر نا صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی ذلیل ہوگا۔

6- مغرور شخص سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ لوگ اس کے سامنے اس کا بڑا احترام کرتے ہوں مگر ان کے دل متکبر کے احترام سے خالی ہوتے ہیں۔

taleemcity.com

تکبر کا علاج: کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا تکبر کا خاتمہ کرتا ہے اور انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ اس بیماری سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہوئے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے غرور و تکبر سے باز رہیں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) تکبر سے مراد ہے:

(الف) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ب) کثرت سے مال خرچ کرنا
(ج) تنہائی کو اختیار کرنا (د) دوسروں سے نفرت کرنا

(ii) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت کی وجہ سے
(ج) کثرت علم کی وجہ سے (د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(iii) زمین پر اکڑ کر چلنا ایک صورت ہے:

(الف) تکبر کی (ب) عاجزی کی (ج) صلہ رحمی کی (د) رواداری کی

(iv) حدیث مبارک کے مطابق کون سا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا؟

(الف) رائی کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (ب) گندم کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا
(ج) جو کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (د) چنے کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا

(v) متکبر شخص محروم ہو جاتا ہے:

(الف) محنت سے (ب) مال سے (ج) نوکری سے (د) اطمینان قلب سے

جوابات: (i) خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا (ii) تکبر کی وجہ سے (iii) تکبر کی
(iv) رائی کے دانے کے برابر تکبر کرنے والا (v) اطمینان قلب سے

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) تکبر کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ انسان کا باطنی بیماریوں میں تکبر بہت بری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔

(ii) تکبر کی مذمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ○
(سُوْرَةُ الْقَصَص:83)

ترجمہ: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام

پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

(iii) تکبر کی کوئی سی دو صورتیں تحریر کریں۔

جواب: تکبر کی دو صورتیں:

-1 اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا۔

-2 انبیاءِ کرام ورسل علیہم السلام کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان عظیم شخصیات سے بغض رکھا جائے، ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبر کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم)

(v) کن اعمال سے تکبر کا خاتمہ ممکن ہے؟

جواب: کسی کو سلام میں پہل کرنا، کسی شخص کی نصیحت کو قبول کرنا، غصہ نہ کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا انسان کے دل میں عاجزی کے جذبات پیدا کر کے تکبر کا خاتمہ کرتا ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) قرآن وسنت کی روشنی میں تکبر کی مذمت اور وعید تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 5

(ii) متکبر انسان کن اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 6

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **ابلیس کے مردود ہو جانے کے قرآنی واقعات کی روشنی میں تکبر پر سیر حاصل بحث کریں۔**

جواب: سورۃ البقرہ کی آیت نمبر (30) تا (39) میں تخلیق آدم علیہ السلام اور ابلیس کی نافرمانی و سرکشی کو بیان فرمایا گیا ہے۔ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے انسان کو خلافت عطا کرنے کا ذکر فرمایا۔ تخلیق انسانی اور خلافت کے عظیم منصب ملنے کے بارے میں سن کر فرشتوں نے فوراً عرض کی۔ انسان کو بنانے کا مقصد اگر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و عبادت کریں گے تو اس کام کے لیے ہم موجود ہیں۔ ہم صبح و شام آپ کی تسبیح و ذکر کرتے ہیں، یہ بات کہنے کی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے اس سے پہلے جنوں کی سرشت کو دیکھا ہوا تھا اور ان کے خون خرابے کا مشاہدہ کیا ہوا تھا۔ اسی لیے انھوں نے کہا کہ انسان کو بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو زمین پر فساد انگیزی کرے گا۔ اس پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا "بے شک جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔"

حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر فضیلت ثابت کرنے کے لیے انھیں فطری استعداد کے ذریعے ضروری اشیا کے اسماء اور ان کے اثرات وخواص کا علم دے دیا۔ اس کے بعد یہ چیزیں فرشتوں کے سامنے پیش کر کے ان سے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ۔ اس پر فرشتوں نے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی "آپ پاک ہیں، ہمیں صرف اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں سکھایا ہے۔ بے شک آپ ہی جاننے والے صاحب حکمت ہیں" پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا "اے آدم! ان فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتائیے" حضرت آدم علیہ السلام نے چیزوں کے نام بتانے پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا "کیا میں نے تمھیں کہا نہیں تھا کہ بے شک میں ہی آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم ظاہری طور پر اور پوشیدہ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔" اس طرح اللہ تعالیٰ نے

آدم ؑ کو علم کی بنیاد پر فرشتوں پر فضیلت و برتری عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تعظیماً حضرت آدم ؑ کو سجدہ کرو۔ سب فرشتوں نے حضرت آدم ؑ کو سجدہ کیا لیکن ابلیس جس کا نام عزازیل تھا، سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ نے اس سے پوچھا کہ تو نے میرے حکم کی پیروی کرتے ہوئے حضرت آدم ؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیوں کیا؟ تو ابلیس کہنے لگا ''میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا اور اسے مٹی سے۔'' ابلیس اپنے کبر و نخوت کی وجہ سے وہاں سے نکالا گیا اور راندہ درگاہ ٹھہرا۔ انسان کو سجدہ نہ کرنے کی پاداش میں ابلیس کو جنت سے نکالا گیا، اس لیے وہ حضرت آدم ؑ اور نسل آدم کا دشمن بن گیا۔

حضرت آدم ؑ اور حوا ؑ کو فرمایا کہ جنت میں ٹھہریں، جہاں چاہیں جائیں جو چاہیں کھائیں لیکن ایک مخصوص درخت سے منع فرمایا کہ اس کے قریب نہیں جانا۔ شیطان کو حضرت آدم ؑ اور حضرت حوا ؑ کا جنت میں رہنا گوارہ نہ تھا۔ اس نے دونوں کو بہکا پھسلا کر اس درخت کا پھل کھانے پر آمادہ کیا۔ شیطان کی وسوسہ انگیزی اور فطری تجسس کے باعث حضرت آدم ؑ و حضرت حوا ؑ نے اس سے کچھ چکھ لیا۔ اس لغزش کی پاداش میں دونوں کو جنت سے نکال دیا گیا۔ حضرت آدم ؑ کو اپنی بھول پر بہت زیادہ پچھتاوا ہوا اور مسلسل بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرتے رہے۔ ایک مدت کے بعد انھیں اللہ تعالیٰ نے دعائیہ کلمات سکھائے جن کے باعث ان کی توبہ قبول فرمائی گئی۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

☆ گروہوں کی صورت میں تکبر کے نقصانات کے بارے میں کمرا جماعت میں ایک مکالمے کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **طلبہ کو بتائیں اور عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ آپ کس طرح تکبر سے بچتے ہوئے عاجزانہ رویہ اپنا سکتے ہیں؟**

جواب: تکبر سے ریا کاری و دکھاوے کے دروازے کھلتے ہیں، اگر کوئی شخص دوسروں کو دکھانے کے لیے اکڑ کر چلتا ہے، دوسروں پر رعب قائم کرنے کے لیے قیمتی لباس پہنتا ہے، رہائش کے لیے عالی شان مکان اور اعلیٰ گاڑی اس لیے استعمال کرتا ہے کہ لوگوں میں میری واہ واہ ہو اور اس لیے بلند آواز میں بات کرتا ہے کہ وہ دوسروں سے افضل ہے تو وہ اللہ کی رحمت سے خود کو دور سمجھے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو عاجزی و انکساری پسند ہے۔ ہمیں چاہیے کہ معاشرے میں عاجزانہ رویہ اختیار کریں۔ دوسروں کو حقیر نہ سمجھیں، غربا کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ ہمیں اپنی ذاتی زندگی کا محاسبہ کرتے ہوئے عاجزی و انکساری کو اپنا کر آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

☆ **تکبر کے نقصانات کا چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کروائیں۔**

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 انسان کا اپنے آپ کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھنا کہلاتا ہے:

(A) تخیل (B) تکبر (C) تحمل (D) تجسس

-2 تکبر ایک بیماری ہے:

(A) ظاہری (B) جسمانی (C) باطنی (D) ذہنی

-3 تکبر کرنے والا شخص خود کو دے رہا ہوتا ہے:

(A) دھوکا (B) دلاسہ (C) حوصلہ (D) صلہ

-4 تکبر کی صورتیں ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-5 تکبر کی پہلی صورت خود کو شریک ٹھہرانا ہے:

(A) انبیاء کا (B) اولیاء کا (C) علماء کا (D) اللہ کا

-6 رب ہونے کا دعویٰ کیا:

(A) فرعون اور نمرود نے (B) ہامان اور فرعون نے (C) شداد اور ہامان نے (D) نمرود اور ہامان نے

-7 تکبر کی دوسری صورت ہے کہ بندہ خود کو بڑا سمجھے:

(A) اللہ سے (B) علماء سے (C) انبیاء علیہم السلام سے (D) اولیاء رحمہم اللہ سے

-8 اہل مکہ کا خیال تھا کہ نبوت اس شخص کو ملتی ہے جو:

(A) سردار ہو (B) مالدار ہو (C) خوب صورت ہو (D) بڑا جنگ جو ہو

-9 انسان خود کو دوسرے انسانوں کے مقابلے میں بڑا تصور کرے یہ تکبر کی صورت ہے:

(A) پہلی (B) دوسری (C) تیسری (D) چوتھی

-10 بعض اوقات کثرت علم کی وجہ سے انسان میں پیدا ہو جاتا ہے:

(A) لالچ (B) حسد (C) بغض (D) تکبر

-11 حدیث کے مطابق جنت میں داخل نہ ہوگا:

(A) متکبر (B) حاسد (C) لالچی (D) کنجوس

-12 سلام میں پہل کرنا اور کسی کو حقیر نہ سمجھنا انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے:

(A) محبت (B) نفرت (C) لالچ (D) عاجزی

-13 اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا کہا:

(A) جنوں کو (B) فرشتوں کو (C) نبیوں کو (D) انسانوں کو

-14 حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:

(A) فرشتوں نے (B) ابلیس نے

(C) حضرت جبریل علیہ السلام نے (D) حضرت میکائیل علیہ السلام نے

-15 ابلیس نے انکار کیا، تکبر کیا اور ہو گیا:

(A) جاہلوں میں سے (B) مشرکوں میں سے (C) کافروں میں سے (D) نااہلوں میں سے

-16 جب انسان تکبر میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ اپنی جھوٹی انا کی تسکین کے لیے سہارا لیتا ہے:

(A) جھوٹ کا (B) حسد کا (C) گناہ کا (D) برے اخلاق کا

-17 متکبر آدمی اپنے قریب بیٹھنے والوں سے کرتا ہے:

(A) حسد (B) نفرت (C) غصہ (D) محبت

taleemcity.com

جوابات:

(D) -10	(C) -9	(B) -8	(C) -7	(A) -6	(D) -5	(B) -4	(A) -3	(C) -2	(B) -1
			(B) -17	(D) -16	(C) -15	(B) -14	(B) -13	(D) -12	(A) -11

مختصر جوابی سوالات

-1 تکبر کی پہلی صورت تحریر کریں۔

جواب: تکبر کی پہلی صورت یہ ہے کہ انسان خود کو اللہ کے برابر سمجھنے لگ جائے جیسا کہ فرعون اور نمرود نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

-2 تکبر کی دوسری صورت کیا ہے؟

جواب: تکبر کی دوسری صورت یہ ہے کہ انسان خود کو انبیاء و رسل علیہم السلام کے مقابلے میں بڑا سمجھے۔

-3 تکبر کی تیسری صورت تحریر کریں۔

جواب: تکبر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں کے مقابلے میں خود کو بڑا تصور کیا جائے اور انسانی مساوات کے تصور کو بھی قبول نہ کیا جائے۔

-4 تکبر پیدا ہونے کی وجوہات تحریر کریں۔

جواب: انسان کے اندر تکبر کثرت علم، کثرت عبادت و ریاضت، کثرت مال و دولت، حسب و نسب، عہدہ و منصب، کامیابی و کامرانی کا حصول، حسن و جمال اور طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

-5 متکبر شخص کی علامات کیا ہیں؟

جواب: **متکبر شخص کی علامات:** حق بات کا انکار کرنا، زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس نہ بیٹھنا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا۔

-6 وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ٭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

-7 حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے کس نے انکار کیا اور کیوں؟

جواب: حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس نے تکبر کی بدولت سجدہ کرنے سے انکار کیا۔

-8 متکبر شخص کون سی اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے؟

جواب: متکبر شخص اپنی جھوٹی انا کی تسکین کے لیے جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ اور دیگر اخلاقی برائیوں کا سہارا لیتا ہے۔

-9 متکبر شخص معاشرے میں پر امن زندگی کیوں نہیں گزار سکتا؟

جواب: متکبر شخص معاشرے میں امن کی زندگی نہیں گزار سکتا کیوں کہ وہ اطمینان قلب جیسی عظیم نعمت سے محروم ہوتا ہے اس کا انجام دنیا و آخرت میں ذلالت ہوتا ہے۔ وہ اپنے قریب بیٹھنے والوں سے نفرت کرتا ہے اور بیماروں اور مریضوں سے دور بھاگتا ہے۔

-10 تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: وہ آخرت کا گھر ہے، جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لیے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

بری عادات سے اجتناب

2- حسد

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ قرآن وسنت کی روشنی میں حسد کا معنی و مفہوم جان سکیں۔
- ☆ رشک اور حسد میں فرق کر سکیں۔
- ☆ حسد کی وجوہات اور اسباب وعلامات جان سکیں۔
- ☆ اُسوہ نبوی خاتم النبیین ﷺ سے حسد سے بچنے کے متعلق احکام سمجھ سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں حسد سے بچنے کے فوائد کی مثالیں بیان کر سکیں۔
- ☆ حسد سے ہونے والے انفرادی و اجتماعی نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ حسد کی علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا احتساب کر سکیں۔
- ☆ حسد سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لے کر عملی زندگی میں اس سے محفوظ رہ سکیں۔

These Notes are available on taleemcity.com

سوال 7: قرآن وسنت کی روشنی میں حسد کی مذمت پر ایک مضمون لکھیں۔

جواب: حسد کا مفہوم

حسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے، لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔ رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

''رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اس کی تلاوت رات دن کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا''۔ (صحیح بخاری: 7529)

قرآن وحدیث کی روشنی میں حسد کی مذمت

حسد کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (سورۃ النسا: 54)

ترجمہ: کیا یہ لوگ انسانوں سے اس بات پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ (سورۃ البقرہ: 109)

ترجمہ: اہل کتاب میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان سے پھیر کر کفر کی طرف پلٹا دیں، اگرچہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے مگر اپنے نفس کے حسد کی بنا پر تمہارے لیے ان کی یہ خواہش ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں حسد کرنے والوں کے شر سے بچنے اور اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین کی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۔ (سورۃ الفلق: 5) ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سب سے پہلے ابلیس نے حضرت آدم ؑ سے حسد کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم ؑ کو سجدہ نہیں کیا۔ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے علم و فن، دولت و ثروت یا منصب سے حسد کرتا ہے وہ ابلیس کے پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے۔

حسد ایک ایسی رذیل عادت ہے جس کی وجہ سے انسانی نیکیاں اپنا اثر کھو دیتی ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حسد سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔" (سنن ابی داؤد: 4903)

سوال 8: حسد کی وجوہات، نقصانات اور ان کا علاج تحریر کریں۔

جواب: حسد کی وجوہات

1- محنت سے جی چرانا 2- دغا بازی کرنا 3- دشمنی کے جذبات رکھنا 4- حب دنیا

5- ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا

حسد کے نقصانات

1- حسد کا تعلق دل سے ہے افعال سے نہیں ہے۔ لہٰذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے وہ حاسد ہے۔ حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے، جیسا کہ قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

2- انسان جب حسد جیسی گھٹیا حرکت کرتا ہے تو دنیا و آخرت میں ناکام ہو جاتا ہے۔

3- حاسد معاشرے کو مثبت کی بجائے منفی جذبات اور عوامل کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ یوں اپنی تخلیق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے۔

4- حاسد مایوسی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، جیسا کہ یہود مدینہ محض حسد کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے سے محروم رہے۔

5- حسد کرنے والا کسی کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن خود اپنی بھڑکائی ہوئی آگ میں جلتا ہے۔ اس طرح ذہنی سکون سے محروم ہو جاتا ہے۔

6- حسد سے باہمی نفرتیں اور کدورتیں پیدا ہوتی ہیں اور بسا اوقات نوبت لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے۔

7- حاسد اپنی تمام توانائیاں اور صلاحیتیں تعمیری اور ترقی کے کاموں میں صرف کرنے کی بجائے حسد میں ضائع کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ ترقی نہیں کر سکتا۔

8- حسد کرنے والے کی نیکیاں حسد کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

حسد کا علاج

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ خصوصاً جب رات کو سونے کے لیے بستر پر جائیں تو پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو اس طرح کے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کریں

اور جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔
(صحیح بخاری:5748)

ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حسد سے بچیں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں، جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کو دیکھیں، اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں، تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) ابلیس نے کس سے حسد کیا؟
(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت آدم علیہ السلام (ج) حضرت نوح علیہ السلام (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام

(ii) حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے:
(الف) آگ لکڑی کو (ب) غصہ عقل کو (ج) روشنی اندھیرے کو (د) بدی نیکی کو

(iii) کائنات میں سب سے پہلے قتل کی وجہ ہے:
(الف) حسد (ب) فضول خرچی (ج) کنجوسی (د) غیبت

(iv) یہود مدینہ کس وجہ سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لانے سے محروم رہے؟
(الف) حسد (ب) مال و دولت (ج) غرور (د) کنجوسی

(v) حدیث مبارک کے مطابق جن دو لوگوں سے حسد کرنا جائز ہے:
(الف) قاضی اور بادشاہ (ب) قاری اور سخی (ج) تاجر اور ملازم (د) عالم اور شاعر

جوابات: (i) حضرت آدم علیہ السلام (ii) آگ لکڑی کو (iii) حسد (iv) حسد (v) قاری اور سخی

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) حسد کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: حسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے۔

(ii) رشک اور حسد میں فرق لکھیں۔

جواب: حسد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے، لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

(iii) حسد کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: 1- حاسد اپنا سب سے بڑا نقصان یہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں جو اس نے انسان پر کی ہیں، ان کو ناپسند کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے۔

2- بعض اوقات حاسد اس حد تک گر جاتا ہے کہ قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے، جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔

(iv) حسد کی دو وجوہات بیان کریں۔

جواب: 1- حاسد خود محنت نہیں کرتا، اگر وہ محنت کرتا تو اس کے پاس بھی اللہ کی نعمتیں ہوتیں اور وہ حسد کی آگ میں نہ جلتا۔

2- ہر وقت مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا بھی حسد کی وجہ ہے۔

(v) سنت نبوی خاتم النبیین ﷺ کی روشنی میں حسد سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر رات کو سونے سے پہلے حسد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) اور آیت الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) حسد کے بارے میں قرآن و سنت کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 7

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ حسد کے نقصانات پر مشتمل فہرست تیار کریں۔

جواب:
1- حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔
2- حاسد اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہو جاتا ہے۔
3- حسد معاشرتی برائیوں کی جڑ ہے۔
4- حسد کی وجہ سے تخریبی صلاحیتوں کو جلا ملتی ہے۔
5- حاسد ہمیشہ بے سکون رہتا ہے۔
6- حسد انعامات باری تعالیٰ سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔

☆ کن کن مواقع پر ہم حسد سے بچ سکتے ہیں؟ فہرست بنائیں۔

جواب:
1- شادی بیاہ کے موقع پر شاہانہ انتظامات دیکھ کر
2- دوسروں کا مقام و مرتبہ دیکھ کر
3- کاروبار و مال اسباب دیکھ کر
4- گھر، گاڑی، فیکٹری کو دیکھ کر
5- دنیاوی شان و شوکت دیکھ کر حسد سے بچنا چاہیے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ حسد کے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

❁ کثیر الانتخابی سوالات

1- ایسی کیفیت جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطاء کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، کہلاتی ہے:

(A) نفرت (B) بغض (C) تکبر (D) حسد

2- جب کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے کاش میرے پاس بھی ہو تو یہ کہلاتا ہے:

(A) تکبر (B) حسد (C) رشک (D) محبت

taleemcity.com

-3 قرآن وسنت میں حسد کو پسند نہیں کیا گیا لیکن اجازت دی گئی:
(A) تکبر کی (B) رشک کی (C) حسد کی (D) نفرت کی

-4 اور (میں پناہ مانگتا ہوں) حسد کرنے والوں کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگیں، یہ آیت ہے:
(A) سورۃ الفلق کی (B) سورۃ الناس کی (C) سورۃ الاخلاص کی (D) سورۃ الکافرون کی

-5 سب سے پہلے ابلیس نے حسد کیا:
(A) حضرت نوح علیہ السلام سے (B) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے
(C) حضرت آدم علیہ السلام سے (D) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

-6 جو شخص اپنے کسی بھائی سے حسد کرتا ہے تو وہ پیروکاروں میں شمار ہوتا ہے:
(A) ابلیس کے (B) جن کے (C) حاسدین کے (D) منافقین کے

-7 حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو، یہ حدیث بیان ہوئی ہے:
(A) سنن نسائی میں (B) سنن ابی داؤد میں (C) سنن ابن ماجہ میں (D) جامع ترمذی میں

-8 حدیث کے مطابق رشک کے قابل آدمی ہیں:
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-9 قابل رشک ہے وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن دیا اور وہ دن رات:
(A) اس پر غور و فکر کرتا ہے (B) سینے سے لگائے رکھتا ہے (C) اسے چومتا ہے (D) اس کی تلاوت کرتا ہے

-10 حسد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ حاسد خود نہیں کرتا:
(A) عبادت (B) محنت (C) ریاضت (D) تلاوت

-11 ہر وقت دشمنی کے جذبات، حب دنیا اور مال اور عہدے کے لالچ میں مست رہنا بنیادی علامات ہیں:
(A) تکبر کی (B) غرور کی (C) حسد کی (D) نفرت کی

-12 حسد کا تعلق ہے:
(A) جسم سے (B) روح سے (C) دماغ سے (D) دل سے

-13 قابیل نے حسد میں آ کر قتل کیا:
(A) ہابیل کو (B) راحیل کو (C) یعوق کو (D) یغوث کو

-14 قابیل اور ہابیل آپس میں تھے:
(A) باپ بیٹا (B) بھائی بھائی (C) دوست (D) پڑوسی

-15 حسد کی وجہ سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے:
(A) قریش مکہ (B) یہود مدینہ (C) انصار مدینہ (D) سرداران طائف

-16 ہمیں رات کو سوتے وقت اپنا کرنا چاہیے:
(A) محاسبہ (B) تذکرہ (C) مشورہ (D) مشغلہ

-17 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے اللہ سے پناہ مانگ کر سوتے:
(A) تکبر سے (B) کفر سے (C) ظلم سے (D) حسد سے

-18 آپ خاتم النبیین ﷺ رات کو سونے سے پہلے معوذتین کے علاوہ پڑھ کر سوتے:

(A) سورۃ الفاتحہ (B) آیت الکرسی (C) آیت کریمہ (D) سورۃ الکوثر

جوابات:

(D) -1	(C) -2	(B) -3	(A) -4	(C) -5	(A) -6	(B) -7	(A) -8	(D) -9	(B) -10
(C) -11	(D) -12	(A) -13	(B) -14	(B) -15	(A) -16	(D) -17	(B) -18		

مختصر جوابی سوالات

-1 رشک سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب انسان کسی دوسرے شخص کو ملنے والی نعمت پر خوش ہو اور یہ خواہش کرے کہ کاش میرے پاس بھی یہ نعمت ہو تو اس کو رشک کہتے ہیں۔

-2 حسد کے متعلق ایک آیت کریمہ تحریر کریں۔

جواب: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (سورۃ الفلق:5) ترجمہ: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

-3 سب سے پہلے حسد کس نے کیا؟ اور کس کے ساتھ کیا؟

جواب: سب سے پہلے حسد ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کیا اور اللہ کے حکم کے باوجود انھیں سجدہ نہ کیا۔

-4 حسد سے متعلق حدیث نبوی تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

-5 رشک کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: رشک کرنا حرام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور کسی کی اچھی عادات اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

-6 رشک کے متعلق حدیث مبارکہ تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کا فرمان ہے: رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت رات دن کرتا ہو اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں رات دن خرچ کرتا ہو۔

-7 دنیا میں پہلا قتل کیوں ہوا؟ قاتل اور مقتول کا نام بھی تحریر کریں۔

جواب: دنیا میں سب سے پہلا قتل حسد کی وجہ سے ہوا۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کا کیا۔

-8 یہود مدینہ کے ایمان نہ لانے کی بنیادی وجہ کیا تھی؟

جواب: یہود مدینہ محض حسد کی وجہ سے آپ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان نہ لائے کیونکہ وہ بنی اسرائیل سے تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا تعلق بنی اسماعیل سے تھا۔

-9 حسد سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟

جواب: حسد سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ سونے سے پہلے اپنے پورے دن کا تجزیہ کریں کہ میں نے اپنے دل میں کسی شخص کے بارے میں حسد تو نہیں رکھا۔ اگر خود کو ایسے جذبات کا مرتکب پائیں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں

-10 حاسد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حسد کرنے والے کو "حاسد" کہتے ہیں۔

-11 وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔